بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

''یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ'' (الصّف۔۹)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں (کی پھونکوں) سے بجھا دیں جبکہ اللہ اپنے نور کو پورا کرنیوالا ہے خواہ کافروں کو کتنا ہی بُرا لگے۔

ایک ظِل سلطانی کے حسد اور تعصب پر مبنی اعتراضوں کی حقیقت

عدنان جاوید میر (ظل سلطانی) اور دیگر انصاف پسند قارئین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

عدنان جاوید میر صاحب اپنی زندگی میں بڑے فخر کیساتھ ظل سلطانی لکھا کرتا تھا۔آج یہ ظل سلطانی صاحب اپنے کاذب مجدد پر لعنتیں ڈالتا پھر رہا ہے۔سلطانی کے اس ظل صاحب نے خاکسار کے دعویٰ کے سلسلہ میں چند بے بنیاد اعتراضات اُٹھائے ہیں۔اگرچہ اِسکے یہ اعتراضات بے ہودہ اور انتہائی نامعقول ہیں اور ایک متقی اور صاحب علم احمدی کی شان کے خلاف ہے کہ وہ حسد اور تعصب کی بنا پر اس قسم کے بے مقصد سوالات اُٹھاتا پھرے اور پھر قارئین کرام۔اِن اعتراضوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کا خاکسار پہلے ہی جواب دے چکا ہے۔لیکن کچھ لوگ اپنی فطرت سے مجبور ہوکر اس قسم کے اعتراضات اس لیے کرتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کی نظر میں صاحب علم اور دانشور ہونے کا مقام پاسکیں۔لہٰذا میں ایسے اعتراضوں پر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اب میں سلطانی کے اس ظل کی روحانی بصیرت اور اِسکے علم اور قیافہ شناسی سے دنیا کو آگاہ کرنے کیلئے اسکے اِن لغو اور بے ہودہ اعتراضوں کا جواب دے رہا ہوں تاکہ نہ صرف لوگوں کو اِنکی حقیقت سے آگاہی ہوجائے بلکہ اُنہیں یہ بھی علم ہوجائے کہ یہ شخص کتنے پانی میں ہے؟؟؟وَمَاتَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡم

عدنان جاوید میر (ظل سلطانی) صاحب اپنی ۱۲ر دسمبر ۲۰۱۴ء کی ای میل میں تمبا کو نوشی کے حوالہ سے خاکسار پر اعتراض کرنے سے پہلے حضرت بانئے جماعتؑ کا یہ حوالہ دیتے ہیں:۔''تمبا کو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتلایا۔لیکن ہم اِسے اس لیے مکروہ خیال کرتے ہیں۔کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا۔تو آپ اِسکے استعمال کو منع فرماتے۔''(البدر ۲۴ر جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۸)

(ا) **قولہُ**۔۔۔''کیا تمبا کو نوشی جیسے قابل نفرت،مکروہ،لغو،بے ہودہ،منحوس صورت رکھنے والے اور اسراف پر مبنی فعل کا ارتکاب کرنے والا زکی غلام ہوسکتا ہے؟''

اقولہُ۔۔۔سامعین کرام (اولاً) جواباً گذارش ہے کہ خاکسار کو اپنی زندگی میں وسط دسمبر ۱۹۸۳ء سے پہلے اپنے موعود زکی غلام یا مصلح موعود ہونے کا کبھی خواب میں بھی خیال نہیں آیا تھا۔اِس سارے معاملہ کی آگاہی مجھے وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد بخشی گئی تھی۔

(ثانیاً) اس قسم کے یعنی تمبا کو نوشی ایسے عیوب اور کمزوریاں نوجوانوں کو ہمیشہ teen ages میں دامن گیر ہوتی ہیں یعنی ۱۳ سے ۱۹ سال کے دوران۔میری ٹین ایج کے دوران میرے بعض رشتہ دار طلباء ساتھیوں نے مجھے سگریٹ کی طرف مائل کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی لیکن وہ سب اپنے اس مقصد میں ناکام ونامراد رہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کمزوری سے بچایا۔

(ثالثاً) ۱۹۷۸ء میں جب میں ٹین ایج سے نکل کر جوانی کی حدود میں داخل ہو گیا تھا بلکہ پختہ جوانی کی طرف رواں دواں تھا۔ اس وقت میرے ایسے نوجوان کا (جس نے اپنی ٹین ایجز میں اپنے اوپر شرطیں لگانے کے باوجود سگریٹ کی طرف کوئی توجہ نہیں کی تھی) کراچی میں فرسٹریشن کی حالت میں اس عیب میں مبتلاء ہو جانا بظاہر بڑی عجیب سی بات ہے۔

(رابعاً) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سوئر کے گوشت، خون اور مردار کو حرام قرار دیا ہے لیکن اپنی زندگی بچانے کیلئے اگر کسی انسان کو اِن ممنوع اشیاء میں سے کسی چیز کے استعمال کی ضرورت پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اسکی اجازت دے رکھی ہے۔ اسی طرح شراب اور جوئے کو بھی اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمبا کو کا نام لے کر اِسے حرام قرار نہیں دیا۔ چونکہ بقول حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ یہ ایک مکروہ شئے ہے لہٰذا میں یہاں اپنی تمبا کو نوشی کا کوئی دفاع نہیں کر رہا بلکہ سامعین سے کہتا ہوں کہ وہ اس مکروہ شئے کے قریب بھی نہ پھٹکیں اور جو اس میں مبتلا ہیں اُنہیں بھی اِسے ترک کر دینا چاہیے۔

(خامساً) میں یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ جس خدا کو میرے بارے میں علم تھا کہ اُس نے مجھے موعود زکی غلام بنانا ہے۔ اگر وہ چاہتا تو مجھے کبھی بھی تمبا کو نوشی کی طرف مائل نہ ہونے دیتا۔ لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس عیب میں مبتلا ہونے میں بھی شاید اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت پوشیدہ ہو اور وہ اس حوالہ سے خاکسار اور لوگوں کی کوئی آزمائش کرنا چاہتا ہو۔ وگرنہ جس نوجوان نے اپنی ٹین ایجز میں کبھی سیگرٹ کی طرف منہ نہیں کیا تھا تو بعد ازاں کیا وہ اس مکروہ شئے سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا تھا؟؟ بعض اوقات اللہ تعالیٰ قسماں قسم طریقوں سے قوموں کی آزمائش کیا کرتا ہے۔ میں تو ایک بہت کمزور انسان ہوں لیکن دو جہانوں کے سردار اور ہم سب کے آقا آنحضرت ﷺ میں بھلا کیا کمزوری تھی جو آپکی قوم نے آپکی دعوت الی اللہ کو بھی ردّ کر دیا تھا۔ تبھی اللہ تعالیٰ نے سورۃ یٰسین میں فرمایا ہے۔ یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ [یٰسین۔ ۳۶] وائے حسرت بندوں پر! اُنکے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اُس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔

سامعین کرام کو واضح رہے کہ ہر مرسل کیساتھ اُسکی قوم نے یہی سلوک کیا تھا اور ظاہر ہے کہ ہر قوم نے اپنے مرسل کے انکار کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی جواز بھی گھڑا ہوگا۔ چلو مان لیا کہ میری زندگی میں سیگرٹ کا عیب رہا ہے لیکن اب سوال ہے کہ ہر مرسل کی قوم نے اپنے مرسل کا انکار کیوں کیا تھا؟؟ بہر حال میں سمجھتا ہوں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور آزمائش ہی ہوا کرتا ہے تا کہ وہ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیۡرًا وَّ یَہۡدِیۡ بِہٖ کَثِیۡرًا کے مطابق ہدایت پانیوالوں اور گمراہوں کو الگ الگ کر دے۔ جیسا کہ حضرت احمدؑ اپنی کتاب انوار الاسلام میں فرماتے ہیں۔

”یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئیوں اور نشانوں کو اس طور سے ظہور میں لاتا ہے کہ وہ ایک خاص طائفہ کیلئے مفید ہوں جو اُسکے کاموں میں تدبر کرنے والے اور سوچنے والے اور اُسکی حکمتوں اور مصالح کی تہہ تک پہنچنے والے اور عقل مند اور پاکیزہ طبع اور لطیف الفہم اور زیرک اور متقی اور اپنی فطرت سے سعید اور شریف اور نجیب ہوں اور اس طائفہ کو وہ باہر رکھتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز اور سطحی خیالات والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوءِ ظن کی طرف جلد جھکنے والے اور فطرتی شکاوت کا اپنے پر داغ رکھتے ہیں۔ وہ نافہموں کے دلوں پر رِجس

ڈال دیتا ہے یعنی کچھ پردہ رکھ دیتا ہے تب اِنکو نور ایک تاریکی دکھائی دیتا ہے اور اپنی آرزوؤں کی پیروی کرتے ہیں اور اِنکو چاہتے ہیں اور سوچنے کا مادّہ نہیں رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ کی اس فعل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ خبیث کو طیب کے ساتھ شامل نہ ہونے دے اور اپنے نشانوں پر ایسے پردے ڈال دے جو ناپاک طبع کو پاکوں کیساتھ شامل ہونے سے روک دیں اور پاک طبع لوگوں کا ایمان زیادہ کریں اور علم زیادہ کریں اور معرفت زیادہ کریں۔ اور صدق وثبات میں ترقی دیں اور ان کی زیرکی اور حقائق شناسی دنیا پر ظاہر کریں اور ان کو اس کسر شان اور بے عزتی سے محفوظ رکھیں جو اس حالت میں متصور ہے۔ کہ جب ایک کج طبع اور سفلہ خیال اور نفس پرست اور نادان اُنکی جماعت میں شامل ہوجائے اور اُنکے ہم پہلو جگہ لے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے جو اِسکی جماعت کے آب زلال کیساتھ کوئی پلید مادّہ نہ مل جائے۔ اس لیے وہ ایسی خصوصیت کیساتھ اپنے نشانوں کو ظاہر کرتا ہے کہ جس خصوصیت سے غبی اور ناپاک طبع لوگ حصہ نہیں لے سکتے۔ اور صرف اس رفیع الشان نشان کو رفیع الشان لوگ دریافت کرتے ہیں۔ اور اپنے ایمان کو اس سے زیادہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ قادر تھا کہ کوئی ایسا نشان دکھاتا کہ تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت انسان جو صدہا نفسانی زنجیروں میں مبتلا ہیں بدیہی طور پر اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق اُسکو مشاہدہ کر لیتے مگر درحقیقت نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ ہوگا اور اگر کبھی ایسا ہوتا اور ہر ایک کج فطرت اپنی خواہشوں کے مطابق نشان دیکھ کر تسلی پا لیتے تو گو خدا تعالیٰ تو ایسا نشان دکھلانے پر قادر تھا اور اس بات پر قدرت رکھتا تھا کہ تمام گردنیں اس نشان کی طرف جھک جائیں اور ہر ایک نوع فطرت اس کو دیکھ کر سجدہ کرے مگر اس دنیا میں جو ایمان بالغیب پر اپنی بنا رکھتی ہے اور تمام مدار نجات پانے کا ایمان بالغیب پر ہے وہ نشان حامی ایمان نہیں ہوسکتا تھا۔ بلکہ ربانی وجود کا سارا پردہ کھول کر ایمانی انتظام کو بکلی برباد کر دیتا اور کسی کو اس لائق نہ رکھتا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر ثواب پانے کا مستحق رہے کیونکہ بدیہیات کا ماننا ثواب کا موجب نہیں ہوسکتا۔'' (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۰، ۲۱)

اس تمہید کے بعد میں قارئین کرام کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی تمبا کو نوش پر بھی اپنا کوئی فضل کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے۔ مثلاً میاں محمد صدیق لالیؒ ہمارے علاقہ میں ایک بزرگ ہوگزرا ہے۔ وہ ۱۰۷۰ھ میں پیدا ہوا تھا اور ۱۱۶۵ھ میں فوت ہوا۔ لالیاں شہر جو اس وقت ضلع چنیوٹ کی ایک تحصیل ہے اور ربوہ کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہ سارا علاقہ کڑانہ بار کہلاتا ہے۔ اسی لالیاں شہر کی بنیاد قریباً تین سو سال قبل میاں محمد صدیق لالیؒ صاحب نے ہی رکھی تھی۔ ہندوستان میں مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی حکومت کا یہ زمانہ تھا۔ میاں محمد صدیقؒ ایک نیک بزرگ اور ولی اللہ انسان تھے۔ وہ پنجابی میں شعر بھی کہا کرتے تھے۔ اُنکے اشعار کا مجموعہ نور الحقیقت کے نام سے آج بھی چھپا ہوا موجود ہے۔ اپنے پنجابی کلام (نور الحقیقت۔ صفحہ ۳۱) میں آپ نے ایک نظم بعنوان احوال قیامت لکھی ہوئی ہے۔ اِس نظم میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی کسوف وخسوف کے حوالہ سے یہ شعر لکھا ہوا ہے۔

تیرھویں چن ستاوی دینہ نوں لگسی ماہِ رمضانیاں اُدھوں پچھے مہدی دجال عیسیٰؑ یاجوج ماجوج نشانیاں

میاں محمد صدیق لالیؒ سے منسوب ایک واقعہ ہے جو اس علاقے میں مشہور ہے۔ یہ واقعہ اس طرح ہے کہ کسی انسان نے کوئی نشان دیکھنے یا برکت پانے کیلئے کسی پیر کے ہاں دس سال خدمت میں گزارے لیکن اُسے وہاں سے کوئی فیض نہ ملا۔ کسی نے اُسے میاں محمد صدیق لالیؒ کا

بتایا کہ وہ کڑانہ بار میں رہتا ہے اور آپ وہاں جائیں ۔شاید آپکے نصیب میں بھی کوئی نشان ہوجائے ۔ وہ شخص میاں محمد صدیق لالی کی خدمت میں حاضر ہوکر آپکی خدمت میں مصروف ہوگیا۔میاں محمد صدیق لالی حقہ پیتے تھے۔حقہ کیا ہوتا ہے؟ ہندو پاکستان کے دہاتی لوگ حقہ نامی آلے سے بخوبی واقف ہیں اور حقہ پینے کی گڑگڑاہٹ کو دس بیس قدم تک سنا جاسکتا ہے۔ نئے خدمت گزار نے جب دیکھا کہ میاں محمد صدیق صاحب تو حقہ پیتے ہیں۔اِن سے مجھے کیا برکت ملے گی؟؟ یہ ایک بدظنی تھی جو اُسکے دل میں پیدا ہوئی۔لیکن اُسکی یہ بدظنی اللہ تعالیٰ نے میاں محمد صدیق لالی پر ظاہر کردی۔محمد صدیق لالی کے مکان یا خانقاہ کے دو چار فرلانگ پر درختوں کا ایک جھنڈ تھا۔ نئے مرید کو ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ ایک رات سونے سے پہلے میاں محمد صدیق صاحب نے نئے مرید سے کہا کہ جب آدھی رات گزر جائے تو تم اُن درختوں کے ذخیرے میں جانا۔وہ شخص جاگتا رہا۔جب آدھی رات گزر گئی تو اُس نے حقہ پینے کی آواز سنی یعنی اُس وقت محمد صدیق صاحب جاگ رہے تھے اور حقہ پی رہے تھے۔وہ شخص اُٹھ کر درختوں کے جھنڈ کی طرف چل دیا۔جب وہ جھنڈ کے قریب پہنچا تو وہ وہاں ایک نظارہ دیکھتا ہے کہ۔ وہاں ایک دربار لگا ہوا ہے۔آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہیں۔اور آپ ﷺ کیساتھ چاروں خلفاؓ بھی تشریف فرما ہیں۔وہاں محمد صدیق لالی پانی چھڑک رہا ہے اور جھاڑو دے رہا ہے۔وہ شخص یہ نظارہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور سوچنے لگا کہ میں تو ابھی محمد صدیق لالی کو اپنی چارپائی پر حقہ پیتے چھوڑ کر آیا ہوں۔میاں محمد صدیق صاحب اتنی جلدی ادھر کیسے آگیا؟؟ وہ اپنی تسلی کرنے کیلئے دوبارہ محمد صدیق صاحب کے ڈیرے پر گیا تو اُس نے دیکھا کہ محمد صدیق صاحب جاگ رہے ہیں اور حقہ بھی پی رہے ہیں۔مذکورہ روحانی نظارے کو دیکھنے کیلئے مرید بھاگ کر دوبارہ درختوں کے جھنڈ کی طرف گیا۔جب وہ درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوا تو پھر وہی کیفیت اُس پر طاری ہوگئی کہ ایک دربار لگا ہوا ہے۔آنحضرت ﷺ اور آپکے چاروں خلفاؓ آپکے ساتھ تشریف فرما ہیں۔اور وہاں محمد صدیق لالی صاحب پانی چھڑکنے کیساتھ ساتھ جھاڑو بھی دیتا پھر رہا ہے۔اگلے دن محمد صدیق لالی صاحب نے اُس نئے مرید سے کہا کہ آپ رات کو وہاں گئے تھے۔اُس نے کہا کہ ہاں میں وہاں گیا تھا اور جو واقعہ اُس نے وہاں دیکھا تھا۔اُس نے یہ سارا قصہ اُنہیں بتادیا۔ میاں محمد صدیق صاحب نے اُسے کہا دیکھا تو نے فلاں پیر کے ہاں دس سال خدمت میں گزارے لیکن آپ کو وہاں کوئی نشان یا کوئی کرامت دیکھنے کو نہ ملی۔لیکن اس حقہ پینے والے نے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر تجھے ایک جلوہ دکھادیا ہے۔وہ شخص شرمندہ سا ہوکر محمد صدیق سے کہنے لگا حضور مجھے معاف فرمادیجئے۔میں لاعلمی میں آپکے بارے میں ایک غلط گمان کر بیٹھا تھا لیکن یہ میری غلطی تھی۔قارئین کرام۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ صدیوں کے اس واقعہ میں کچھ نہ کچھ مبالغہ آرائی بھی ضرور ہوگئی ہوگی لیکن پھر بھی صدیوں کے اس واقعہ میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہوگی جو آج تک یہ واقعہ زبان زدِعام ہے۔

میں قارئین کرام سے پھر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ میں نے اپنے سیگرٹ پینے کے دفاع کیلئے بیان نہیں کیا بلکہ آپ لوگوں کو یہ بتانے کیلئے بیان کیا ہے کہ اصل معاملہ دل کی صفائی کا ہے۔اگر کوئی انسان حقہ بھی نہ پیتا ہو، دین کے سارے ارکان پر بھی عمل پیرا ہو لیکن دل اُس کا گند سے بھرا ہوا ہو تو اُسے کچھ نہیں ملے گا۔اگر کسی انسان کے دل میں صفائی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اپنی صفت ستاری کے ساتھ اُس کی بعض

کمزوریوں سے صرف نظر کر کے اُس پر اپنی رحمت اور فضل کی بارش برسا دیا کرتا ہے۔لیکن جن لوگوں نے طرح طرح کی گندگیوں سے اپنے دلوں کو اندھا کر لیا ہو۔وہ اگر حقہ نہ بھی پیتے ہوں تب بھی ایسے لوگ اکثر اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم سے بے نصیب ہی رہتے ہیں۔ حضرت احمد علیہ السلام کے بقول بھی۔۔۔''بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھڑیے ہیں۔بہت ہیں جو اُوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔سو تم اُسکی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔''(روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحات ۱۱، ۱۲)

واضح رہے کہ کسی انسان میں تکبر کی مرض اُسکی سب سے بڑی کمزوری ہوا کرتی ہے۔صوفیوں کے نزدیک بھی تکبر سب سے بڑا جن ہے جس کو اپنے اندر سے نکالنا بڑا مشکل کام ہے۔لیکن جو انسان اپنے اندر سے اس جن کو نکالنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر وہ بہت کچھ پا جاتا ہے۔ لیکن تکبر یعنی ''میں'' کو اپنے وجود سے نکالنا ہے بہت مشکل کام لہٰذا جس نے یہ مشکل کام کر لیا تو سمجھو وہ فلاح پا گیا۔اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے سورۃ القصص میں فرماتا ہے۔

''وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَى آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ ○ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ'' (القصص۔۱۵ تا ۱۸)

اور جب وہ پختہ جوان ہو کر (اپنے اعلیٰ اخلاق پر) مضبوطی کیساتھ قائم ہو گیا تو ہم نے اُسے حکمت اور علم بخشا اور ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔اور (ایک روز) وہ شہر میں اہل شہر کی بے خبری کے وقت میں داخل ہوا تو اُس نے وہاں دو مَردوں کو لڑتے ہوئے پایا۔ایک اُسکے قبیلہ کا تھا اور دوسرا اُسکے دشمن قبیلے کا تھا۔پس جو اُسکے قبیلہ کا تھا اُس نے مخالف قبیلے والے کے خلاف اُسے مدد کیلئے پکارا۔پس موسیٰ نے اُسے مُکّا مارا اور اُس کا کام تمام کر دیا۔اُس (موسیٰ) نے (دل میں) کہا کہ یہ شیطان کی کارفرمائی ہے۔یقیناً وہ کھلا کھلا گمراہ کرنیوالا دشمن ہے۔اُس (موسیٰ) نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔پس تو مجھے بخش دے۔تو اُس (اللہ) نے اُسے بخش دیا۔یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنیوالا ہے۔اُس (موسیٰ) نے کہا اے میرے ربّ! چونکہ تو نے مجھ پر انعام کیا ہے لہٰذا میں آئندہ کبھی بھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

سورۃ القصص کی مذکورہ بالا آیات سے پتہ ملتا ہے (۱) کہ عمر کی پختگی یا پختہ جوانی (جو ۳۰ سے ۴۰ سال یا اس سے اُوپر کی عمر ہوتی ہے) میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے چنیدہ بندوں کو علم وحکمت بخشے جاتے ہیں۔(۲) اِسی عمر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی حکمت اور علم بخشا گیا تھا (۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک قبطی (مصری) کا قتل بھی یقیناً ہوا تھا (۴) اسی سورۃ میں آگے ذکر ملتا ہے کہ جب وہ اپنے اہل وعیال کیساتھ واپس آ رہے تھے تو اُنہوں نے کوہِ طور پر ایک آگ دیکھی۔حضرت موسیٰؑ آگ کے پاس گئے یا آگ لینے کیلئے گئے تو وہاں پر اُنہیں آگ کی بجائے نبوت ورسالت بخش دی گئی۔ ؎ لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول وہ تو قاتل بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اپنی رسالت ونبوت کیلئے چن لیا تو حضرت موسیٰ اپنے ربّ کے حضور ایک شخص کے قتل کرنے کا اقرار بھی کرتے ہیں اور ساتھ ہی وہ ڈر بھی محسوس کر رہے ہیں کہ فرعون کہیں مجھے قتل نہ کروادے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو تسلی دی کہ وہ تمہیں قتل نہیں کرسکیں گے اور تم میرے نشانوں کے ذریعہ سے ضرور غالب رہو گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ القصص میں ہی آگے فرماتا ہے۔

قَالَ رَبِّ إِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ یَّقْتُلُوْنِ ○ وَأَخِیْ هَارُوْنُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْأً یُّصَدِّقُنِیْ إِنِّیْ أَخَافُ أَنْ یُّکَذِّبُوْنِ ○ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِأَخِیْکَ وَنَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطَانًا فَلَا یَصِلُوْنَ إِلَیْکُمَا بِآیَاتِنَا أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَکُمَا الْغَالِبُوْنَ

(القصص۔ ۳۴تا۳۶) اُس (موسیٰ) نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اُنکا ایک آدمی قتل کیا ہوا ہے لہٰذا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے قتل نہ کردیں۔اور میرا بھائی ہارون بات کرنے میں مجھ سے زیادہ فصیح ہے۔پس اُسے میرے ساتھ مددگار کے طور پر بھیج تا کہ وہ میری تصدیق کرے۔یقیناً مجھے ڈر ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے۔اُس (اللہ) نے کہا ہم تیرے بھائی کے ذریعہ تیرا بازو ضرور مضبوط کریں گے اور ہم تم دونوں کو غلبہ دیں گے۔پس وہ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔تم دونوں بھی اور جو تمہاری پیروی کریں گے ہمارے نشانوں کے ذریعہ غالب رہو گے۔

اسی طرح قارئین کرام کو یہ بھی علم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایک انسان کے قتل کو سب انسانوں کا قتل بھی قرار دیا ہوا ہے۔جیسا کہ وہ سورۃ المائدہ میں فرماتا ہے۔أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِی الْأَرْضِ فَکَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا وَمَنْ أَحْیَاهَا فَکَأَنَّمَا أَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا۔(۳۳) کہ جو شخص کسی کو بغیر اسکے کہ اُس نے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں فساد برپا کیا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کردیا۔اور جو کوئی اُس کو زندہ رکھے تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو زندہ کردیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بلاوجہ ایک انسان کا قتل سارے انسانوں کا قتل ہے۔اور اسی طرح ایک انسان کو زندہ کرنا سارے انسانوں کو زندہ کرنے کے مترادف ہے۔وغیرہ۔قارئین کرام۔اب حضرت موسیٰؑ سے ایک شخص کا ضرور قتل ہوا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے نہ صرف حضرت موسیٰ کو بخشا بلکہ آپؑ پر اپنی رحمت کی چادر لپیٹتے ہوئے آپ علیہ السلام کو ایک عظیم صاحب کتاب نبی بھی بنادیا۔۔۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت موسیٰؑ سے ایک شخص کے قتل کا سرزد ہونا آپ علیہ السلام کو رسالت اور نبوت ملنے کی راہ میں کوئی روکاوٹ نہ بن سکا۔خلاصہ کلام یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک قاتل کو بھی معاف فرما کر اُسے ایک عظیم صاحب کتاب نبی بنا سکتا ہے۔تو پھر میں ظل سلطانی کے اعتراض کے جواب میں گذارش کرتا ہوں کہ وہی خدا تعالیٰ جس نے حضرت موسیٰؑ ایسے قاتل کو ایک عظیم الشان صاحب کتاب نبی بنایا تھا کیا میرے ایسے سیگرٹ پینے والے ایک عاجز انسان کی تمباکو نوشی کو نظر انداز کرتے ہوئے اُسے موعود زکی غلام مسیح الزماں کیوں نہیں بنا سکتا تھا؟؟؟

ظل سلطانی کو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے اور عظیم بندے حضرت موسیٰ کے قتل کا واقعہ اپنے الہامی کلام میں اسی لیے محفوظ فرمایا ہوا تھا کیونکہ اُسے علم تھا کہ کسی زمانے میں جب وہ خاکسار ایسے تمباکو نوشی کرنیوالے ایک کمزور بندے (عبدالغفار) کو موعود زکی غلام بنائے جانے کا اعزاز بخشے گا تو اُس وقت کچھ نام نہاد متقی اور جھوٹے خواب بین اُسکے اس اعزاز کو تسلیم نہیں کریں گے۔وہ اس اعزاز کو ہضم

نہیں کرسکیں گے بلکہ اعتراض کریں گے کہ ایک تمبا کونوش کو اللہ تعالیٰ زکی غلام کس طرح بنا سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ایسے بے بنیاد اور بے ہودہ اعتراضوں کے ردّ کیلئے ہزاروں سال پہلے ہی اپنے برگزیدہ بندے حضرت موسیٰ کے قتل کا واقعہ بیان فرمایا ہوا ہے تا کہ لوگوں کو علم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ایک قاتل کو معاف فرما کر اُسے ایک عظیم صاحب کتاب نبی بنا سکتا ہے تو پھر وہ ایک تمبا کونوش کو بھی موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم) ہونے کا اعزاز بخش سکتا ہے۔ اللہ دے، بندہ لے۔ لوگوں کا اس میں کیا مسئلہ ہے؟؟؟ ہاں بعض نام نہاد متقی اور خوابوں میں خلیفے بننے والے سیگرٹ تو نہیں پیتے لیکن غریبوں کا خون پینے میں وہ کوئی عار نہیں سمجھتے حالانکہ سگرٹ پینے کی بجائے لوگوں کا خون پینا کہیں بڑا گناہ ہے۔ ظل سلطانی صاحب۔ آپ اپنی خوابوں میں صرف اُڑتے ہی رہیں گے۔ اس قسم کی روحانی نعمتیں اللہ تعالیٰ اندرونی صفائی، پاکیزگی اور تقویٰ کی بنا پر بخشا کرتا ہے جس سے آپ ایسے نام نہاد خدائی شیر، متکبر اور جعلساز قسم کے احسان فراموش ٹائپ خواب بین خالی ہوا کرتے ہیں۔ ؎ یہ رُتبہ بلند ملا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رَسن کہاں

(۲) **قولہٗ**۔۔۔مورخہ ۱۴؍دسمبر ۲۰۱۴ء کو وہ لکھتے ہیں:۔۔آسمانی نعمت عطیۃ المجیب جنبہ صاحب کے دعویٰ کے ابطال پر کھلی دلیل

عبدالغفار جنبہ صاحب اپنی کتاب بعنوان ''غلام مسیح الزماں'' کے صفحہ ۶۸ پر رقمطراز ہیں:

''عنایت فرمایا۔ غالباً یہ مارچ ۱۹۸۴ء کا آخری عشرہ تھا۔ ایک رات میں سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید میں مصروف تھا اور جاگ رہا تھا لیکن اچانک میرے ہوش وحواس کھوئے گئے۔ اس حالت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک نظارہ دکھایا اور دراصل اللہ تعالیٰ نے اِس نظارہ میں مجھے میرے متذکرہ بالا سوال کا جواب عنایت فرمایا۔ نظارہ یہ تھا کہ میرے سامنے ایک تصویر ہے اور میرا بھائی عبدالسلام میرے ساتھ کھڑا تھا۔ میں تصویر کی طرف اِشارہ کر کے اپنے بھائی کو کہتا ہوں۔ ''بھائی جی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے یہ نعمت میرے لیے بھیجی ہے''۔ اِسی وقت میری غنودگی کی حالت جاتی رہی۔ یہ تصویر کس کی تھی؟ اِس تصویر کے نیچے لکھا ہوا تھا۔ عطیۃ المجیب بنت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز۔ اِس واقعہ کے بعد میرے لیے سوال کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔''

عبدالغفار جنبہ صاحب کا یہ نظارہ ایک ایسی تلوار ثابت ہوا ہے جس سے اُسکی اپنی ہی گردن کٹ کر رہ گئی ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر جنبہ صاحب اپنے اس نظارہ پر قائم رہتے ہیں، جو اُنکے زعم میں الٰہی ہے، تو پھر اُن کو اس ''الٰہی خبر'' کی پیروی میں اپنے دعویٰ سے توبہ کرتے ہوئے فوراً طاہر احمد صاحب کو سچا خلیفۃ المسیح یقین کرنا ہوگا کیونکہ یہ نظارہ طاہر احمد صاحب سچے خلیفۃ المسیح ہونے کی تصدیق کرنے کیساتھ ساتھ ''ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز'' کی ''الٰہی'' صدا بھی بلند کر رہا ہے۔

اور اگر اب اپنے اس ''الٰہی نظارہ'' کی بنیاد پر حاصل ہونیوالی ''الٰہی خبر'' کو واپس لیتے ہیں تو عطیۃ المجیب صاحبہ سے بھی ہاتھ دھونے پڑتے ہیں (جو وہ ہرگز نہ چاہیں گے) اور یہ نظارہ شیطانی ونفسانی ثابت ہو کر اُنکے دعویٰ ماموریت ہی باطل کر دیتا ہے۔ پس اس ''الٰہی نظارہ'' پر مبنی ''الٰہی خبر'' (اُنکے زعم میں) ہر صورت میں جنبہ صاحب کے دعویٰ کو باطل ثابت کر رہی ہے اور ایک ایسا نوالہ ثابت ہو رہی ہے جو نہ تھوکا جا سکے اور نہ ہی نگلا جا سکے گا۔ فیصلہ انصاف پسندوں پر''

اقولہٗ۔۔۔ سامعین کرام۔ ایک نام نہاد خدائی شیر اور ظل سلطانی کے مذکورہ بالا اعتراض کی حقیقت سے آپ کو آگاہ کرنے سے پہلے خاکسار چند تمہیدی باتوں کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ اِس حوالہ سے (اولاً) خاکسار گذارش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں آپؑ پر یہ الفاظ نازل فرمائے تھے کہ:۔ ''خدا تیری برکتیں اِردگرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔'' (تذکرہ۔ صفحہ ۱۱۲۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

اِن الہامی الفاظ کی تشریح میں حضورؑ فرماتے ہیں:۔۔۔ ''یہ ایک پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں شائع ہو چکی۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے۔ کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا۔ اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ سو اس جگہ اُجڑے ہوئے گھر سے وہ اُجڑا ہوا گھر مراد ہے۔ ۱۲ منہ'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ حاشیہ)

(ثانیاً) محمدی بیگم کیساتھ عقد نکاح کے سلسلہ میں حضورؑ اپنا ایک الہام پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ ''اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء (در اصل جولائی ۱۸۸۸ء ہے اور ۱۸۸۷ء سہو کاتب ہے۔) کی پیشگوئی کا انتظار کریں جسکے ساتھ یہ بھی الہام ہے وَیَسْئَلُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ وَ مَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ زَوَّجْنَاکَھَا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِیْ وَ اِنْ یَّرَوْ اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے ربّ کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے۔ اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۰۱)

حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام اسی عقد نکاح کے سلسلہ میں ایک اور جگہ پر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

''یہ اَمر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اِس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط یہ بھی تھی جو اُسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ (۲) اَیَّتُھَا الْمَرْءَۃُ تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰی عَقِبِکِ۔ پس جب اِن لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۷۰)

قارئین کرام محمدی بیگم صاحبہ کے واقعہ کی تفصیل میرے مضمون نمبر ۳۲ سے پڑھ سکتے ہیں۔ خاکسار یہاں مختصراً عرض کرتا ہے کہ ہم احمدی تو یقین رکھتے ہیں کہ محمدی بیگم کے حوالہ سے جس طرح ملہم نے فرمایا تھا۔ وہی بالکل حق اور سچ ہے لیکن مخالفین تو آج تک حضرت مرزا صاحبؑ پر آپکی اس پیشگوئی کے حوالہ سے نعوذ باللہ جھوٹا ہونے کا الزام لگاتے پھر رہے ہیں؟؟؟

(الف) ظِل سلطانی صاحب۔ پیشگوئی محمدی بیگم کے حوالہ سے آج تک مخالفین جو اعتراضات حضرت مرزا صاحب علیہ السلام پر کرتے رہے

ہیں۔کیا آپکے پاس اُن اعتراضوں کا کوئی جواب ہے؟؟؟

(ب)ظِل سلطانی صاحب۔اگرتم حضرت مرزا صاحبؑ کے وقت میں ہوتے تو پیشگوئی محمدی بیگم کے حوالہ سے کیا آپ سب مخالفین سے بڑھ کرحضرت مرزا صاحبؑ پراعتراض نہ کرتے جوآج آپ عطیۃ المجیب کے حوالہ سے مجھ پراعتراض کرتے پھررہے ہیں؟؟؟

(ثالثاً) یہاں پرخاکسارمعترض اوردیگرسامعین سے کہتاہے کہ میں نے کشفی حالت میں اپنے آگے ایک تصویرکو پاکراُسکے بارے میں اپنے بڑے بھائی چوہدری عبدالسلام جنبہ صاحب (جومیری کشفی حالت میں میرے ساتھ کھڑے تھے) سے اِتنا کہا تھا کہ۔۔بھائی جی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے یہ نعمت میرے لیے بھیجی ہے۔وبس۔اپنی اس کشفی حالت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ نہیں فرمایا تھا کہ۔۔ہم نے تیرااس لڑکی سے نکاح کردیا ہے۔برخلاف اس عاجز کے میرے آقا حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کا تومحمدی بیگم صاحبہ سے آسمان پرنکاح ہوچکا تھا۔ اب مخالفین کہتے ہیں کہ نہ تومحمدی بیگم کا خاوندمدت موعودہ میں فوت ہوا(میں نے سنا ہے کہ محمدی بیگم صاحبہ کا خاوندمرزا سلطان احمد ۱۹۴۰ء میں فوت ہوا تھا۔واللہ اعلم بالصواب)اورنہ ہی محمدی بیگم صاحبہ میرے آقاؑ کے عقد میں آئیں۔میرا معترض سے سوال ہے کہ محمدی بیگم جس سے حضورؑ کا آسمان پرنکاح ہوچکا تھا لیکن عملی طور پر یہ نکاح زمین پروقوپذیرنہیں ہوا تھا۔اگرآپ حضرت مرزا صاحبؑ کے وقت میں ہوتے تو کیا گردن کاٹنے والی یہ گستاخی جوآج آپ میرے (یعنی اپنے ایک محسن کے) ساتھ کررہے ہیں۔کیا آپ یہی گستاخی حضرت احمد علیہ السلام سے بھی نہ کرتے؟؟ مجھے کامل یقین ہے کہ آپ یہ گستاخی بھی ضرورکرتے اورپھر اِسکے نتیجہ میں جہنم رسید بھی ضرورہوتے۔

قارئین کرام کوواضح رہے کہ محمدی بیگم جس سے حضورؑ کا نکاح آسمان پرہوا تھا۔اگرزمین پرعملاً یہ نکاح ظہورپذیرنہیں بھی ہوا تھا۔تب بھی ہم سارے احمدی دلی یقین رکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی کسی نہ کسی رنگ میں ضرورپوری ہوگئی تھی۔اس عقدنکاح کے زمین پرعملاً ظہورپذیرنہ ہونے کی وجہ سے حضورؑ کی سچائی پرکوئی بھی فرق نہیں پڑتا کیونکہ آپ صادق تھے۔اسی طرح الہامی الفاظ ''خدا تیری برکتیں اِردگرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اورایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھردے گا''میں حضورؑ نے اُجڑے ہوئے گھر کی محمدی بیگم کے حوالہ سے جوتوجیح فرمائی تھی وہ بہرحال درست نہ نکلی۔لیکن میں قارئین کرام کو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس اُجڑے ہوئے گھر کی اصل حقیقت کی خبر خاکسارکو ۱۹۸۹ء میں بخش دی تھی۔خاکسارکسی وقت اِنشاءاللہ تعالیٰ اِسکی حقیقت بھی لوگوں کو بتائے گا۔

معترض عطیۃ المجیب کے حوالہ سے خاکسار پراعتراض کرنے کی خاطرٹامک ٹوئیاں مارکرجونتائج نکالتا پھررہا ہے۔اب میں اس حوالہ سے چنداُمور کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

(ا)ظل سلطانی صاحب۔عطیۃ المجیب کے حوالہ سے میں اپنے کشفی نظارہ کی سچائی پرآج بھی قائم ہوں اورکامل یقین رکھتا ہوں کہ یہ کشفی نظارہ سچا تھا اوریہ میرے نفس کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔اگر یہ کشفی نظارہ میرے نفس کی طرف سے ہوتا تو جناب خلیفہ رابع صاحب کی زندگی میں بیشک آپکی تینوں بڑی صاحبزادیاں طلاق یا خلع کے بعد آپکے گھر میں واپس آجاتیں لیکن عطیۃ المجیب (جس کی خلیفہ رابع صاحب کے بقول ایک منفرداورفقیدالمثال شادی ہوئی تھی)اپنی یونیق (unique) شادی کے چندماہ بعدکبھی اپنے باپ کے

گھر واپس نہ آتی ۔قارئین کرام کو واضح رہے کہ عطیۃ المجیب کی تینوں بڑی بہنوں کا اپنی شادیوں کے بعد اپنے باپ کی زندگی میں اپنے گھروں میں آباد رہنا اور طلاق یا خلع کے نتیجہ میں اپنے باپ کے گھر واپس نہ آنا لیکن عطیہ بی بی صاحبہ کا اپنی یونیق (unique) شادی کے چند ماہ بعد ہی شادی ختم ہوکر اپنے باپ کے گھر واپس آجانا کیا یہ اس حقیقت کا کھلا ثبوت نہیں تھا کہ عطیۃ المجیب صاحبہ کے سلسلہ میں میرا کشفی نظارہ بالکل سچا تھا۔اگر میرا کشفی نظارہ نفسانی ہوتا تو عطیہ بی بی صاحبہ کیساتھ یہ واقعہ کبھی رُونما نہ ہوتا؟؟؟فَتَدَبَّرُوْا اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن

(۲) جہاں تک جناب خلیفہ رابع صاحب کو ''ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز'' کہنے کا تعلق ہے۔تو اس ضمن میں معترض اور قارئین کرام کو واضح رہے کہ موعود زکی غلام کے رُوح القدس پا کر کھڑا ہونے تک احمدیہ انتخابی امامت کے سلسلے نے اگرچہ ضرور گمراہ ہوجانا تھا لیکن پھر بھی یہ بھٹکے ہوئے امام خلیفۃ المسیح کے نام پر حضرت احمد علیہ السلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔حضورؑ نے اپنے بعد بھٹک جانے والے اِنہی اماموں کے متعلق اپنے رسالہ الوصیت (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۶ تا ۳۰۷) پر فرمایا تھا۔۔۔

''اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔(ژ) خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا اشیاء۔ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔''

حضرت بانئے جماعت علیہ السلام بیعت لینے کے طریق کار کی وضاحت کرتے ہوئے رسالہ کے اِسی صفحہ کے حاشیہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

(ژ)''ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔پس جس شخص کی نسبت چالیس (۴۰) مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے۔''

(۳) اسی طرح حضورؑ رسالہ الوصیت سے پہلے نومبر ۱۹۰۴ء میں اپنے ایک لیکچر سیالکوٹ موسومہ بہ اسلام (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۸) پر فرماتے ہیں۔۔۔۔''اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لیے ضرور تھا کہ امام آخر الزماں اِسکے سر پر پیدا ہو۔اور اِسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کیلئے بطور ظل کے ہو۔کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔''

قارئین کرام۔حضرت بانئے جماعتؑ کے مذکورہ بالا اقتباس کی روشنی میں اس بات کی قطعی طور پر وضاحت ہوجاتی ہے کہ آپؑ نے اپنی جماعت کو اپنے بعد اماموں اور ایک مسیح کی خبر دی ہوئی ہے۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک پیشگوئی میں اپنی اُمت کو محمدی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

''عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔'' (متفق علیہ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہو گے تم جب ابن مریم نازل ہوگا تم میں اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔
قارئین کرام اس موعود ابن مریم کی تفصیل خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں کے صفحہ ۱۵۲ پر ''غلام مسیح الزماں کی خبر احادیث میں'' کے عنوان کے تحت پڑھ سکتے ہیں۔

(۵) اب آنحضرت ﷺ اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ دونوں نے ارشاد فرمایا ہوا ہے کہ جب محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم یا موعود زکی غلام مسیح الزماں نزول کریں گے تو اس وقت زمین پر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی جماعت بے امام ہونے کی بجائے باامام ہوگی۔ اگر موعود زکی غلام نے اپنے نزول کے بعد حضورؑ کی جماعت کے اُس امام یا خلیفہ کے بارے میں (جس کے دور میں اُس کا نزول ہوا ہوا اور جسے اللہ تعالیٰ نے لاشعوری طور پر اُسکا مصدق بھی بنایا ہو) ''ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز'' کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں تو اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے؟؟؟ ؎ بڑا شور ہے مرے شہر میں، کسی اجنبی کے نزول کا وہ مری ہی جاں نہ ہو کہیں، کوئی کچھ تو جا کے پتہ کرے
اِن دعائیہ الفاظ کا صرف یہ مطلب ہے کہ (حق پانے میں) اللہ تعالیٰ اُسکی یعنی خلیفہ رابع صاحب کی مدد فرمائے اور اُنکے ہاتھوں کو مضبوط کرے۔ میں نے خلیفہ رابع صاحب کو یہ دعا دے کر کیا گناہ کیا تھا؟؟ میں جواباً کہتا ہوں کہ میں نے گناہ کی بجائے اپنا فرض منصبی ادا کیا تھا وبس۔ معترض اور قارئین کرام کو علم ہوگا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو باغی فرعون کی طرف بھیجا تھا تو اس وقت خود اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ فرعون سے نرم نرم الفاظ میں گفتگو کرنا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ سمجھ جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ طٰہٰ میں فرماتا ہے:۔ ''اِذْهَبَآ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى ○ فَقُوْلَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى'' (طٰہٰ۔ ۴۴، ۴۵)
تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔ یقیناً وہ سرکش ہو گیا ہے۔ پس اُس سے نرمی کیساتھ بات کرنا۔ شاید وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔
قارئین کرام۔ اللہ تعالیٰ کے دونوں مرسلوں نے الٰہی حکم کے مطابق ایسا ہی کیا لیکن فرعون پر اُسکی بدبختی غالب آ گئی۔ اور پھر نتیجتاً اللہ تعالیٰ نے اُسکے لاؤ لشکر سمیت سمندر میں غرق کر کے اُسے ہمیشہ ہمیش کیلئے ایک عبرت کا نشان بنا دیا۔ آج مصر کے میوزم میں ہر دور کے فرعونوں کیلئے اُسکی لاش ایک نشان عبرت ہونے کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔ لیکن خلیفہ رابع صاحب بھی دنیادار ہونے کیساتھ ساتھ تکبر کی مرض میں مبتلا تھے۔ اُنہوں نے موعود زکی غلام کے نزول کے بعد اپنی اصلاح کرنے کی بجائے خلافت کے نام پر اپنی خاندانی گدی کو محفوظ بنانے کیلئے خاکسار کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ لیکن اے میرے احمدی بھائیو!! تم سب یاد رکھنا۔ اس خاندانی گدی کے دن اب پورے ہو چکے ہیں۔ اور تم سب انشاء اللہ تعالیٰ اس عاجز کے ذریعہ بلائے دمشق کے چنگل سے اَسیروں کو رُستگاری پاتا ضرور دیکھو گے۔ گناہ یا جرم اُس انتخابی امام یا خلیفہ نے کیا ہوا ہے جس کے دور میں موعود زکی غلام کا نزول ہوا تھا۔ اور وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا حساب اور جواب دینگے اِنشاء اللہ تعالیٰ۔ لہٰذا معترض اور قارئین کرام پر میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آنیوالے موعود زکی غلام (موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم) نے زمین پر موجود حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی جماعت کے (صراطِ مستقیم سے بھٹکے ہوئے) کسی امام کے بارے میں ''ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز'' کے دعائیہ الفاظ استعمال فرمائے تھے۔ تو یہ کوئی اعتراض والی بات نہیں تھی؟؟

(۲)ظل سلطانی صاحب۔آپکے اس حاسدانہ اور متعصّبانہ اعتراض کے جواب کے آخر پر میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عطیۃ المجیب کے حوالہ سے اپنے کشفی نظارہ پر میں آج بھی قائم ہوں اور اِسے سچا جانتا ہوں۔اس وقت خاکسار بھی دنیا میں زندہ موجود ہے۔عطیہ بی بی صاحبہ بھی زندہ موجود ہے اور میرا مذکورہ کشفی نظارہ بھی تحریری اور تقریری دونوں صورتوں میں آن دی ریکارڈ (on the record) موجود ہے۔اگر کل کلاں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے مذکورہ کشفی نظارہ کو سچا ثابت کر دیا تو پھر آپ کیلئے یہ بڑی شرمندگی والی بات ہوگی؟؟ آج آپ جو اپنے ایک محسن کی گردن کاٹنے کیلئے ناکام کوششیں کرتے پھر رہے ہیں۔لوگوں کو گمراہ کرتے پھر رہے ہیں۔خاکسار کے کشفی نظارہ کے سچا ثابت ہونے پر کیا تم اپنی گردن کٹانے کیلئے تیار ہوگے؟؟؟ اُس وقت کیا تم چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کیلئے تیار ہوگے؟؟؟

خدا رُسوا کرے گا تم کو میں اعزا پاؤں گا سُنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

(۳)**قولہٗ**۔۔۔مورخہ ۱۸؍دسمبر ۲۰۱۴ء کو وہ لکھتے ہیں:۔۔۔''کس قوم نے برکت پائی؟ ملک کا نام کیا ہے؟؟''

عبدالغفار جنبہ صاحب اپنی کتاب بعنوان ''مصلح موعود'' کے صفحہ ۱۰ پر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے ردّ میں بہت پرزور انداز میں دلیل دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

ثالثاً۔قوموں نے تو مصلح موعود سے برکت پانی تھی۔۱۹۱۴ء سے لے کر اب تک کی اِنتہائی جدوجہد کے باوجود کیا کوئی احمدی کسی ایک قوم کا نام بھی بتا سکتا ہے جس نے خلیفہ ثانیؓ سے برکت پائی ہو؟ اگر کسی قوم نے برکت پائی ہوتی تو آج ہمارا بھی کوئی ملک ہوتا اور ہم یہود کی طرح در بدر کی ٹھوکریں نہ کھا رہے ہوتے۔اور اگر نہیں تو کیا یہ آپ سب کیلئے لمحہ فکریہ نہیں۔؟

پس اب ہم اسی دلیل کو جنبہ صاحب پر لوٹاتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ مصلح موعود سے تو قوموں نے برکت پانی تھی۔آپکے دعویٰ سے لے کر اب تک کتنی قومیں آپ سے برکت پا چکی ہیں؟؟؟ ''اور اگر نہیں تو کیا یہ آپ سب کیلئے لمحہ فکریہ نہیں'' تو ہم آپ سے اور آپکی جماعت پر آپ ہی کے الفاظ لوٹاتے ہوئے آپ کو یاد دلاتے ہیں کہ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو یقیناً یہ آپ سب کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ:''اگر کسی قوم نے برکت پائی ہوتی تو آج ہمارا بھی کوئی ملک ہوتا اور ہم یہود کی طرح در بدر کی ٹھوکریں نہ کھا رہے ہوتے''

تو اب سوال یہ ہے کہ آپ کب تک اپنا ملک بنانے میں اور یہود کی طرح تا حال در بدر کی ٹھوکروں سے نجات پانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔؟؟؟؟؟؟؟ کم از کم ملک کا نام تو ضرور ہی تجویز کر لیا ہوگا تو کم از کم اس سے ہی مطلع فرما دیں۔

اقولہٗ۔۔۔قارئین کرام۔میں جواباً ظل سلطانی اور آپ سب سے کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ اور احمد مجتبےٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم میں تین جگہ (توبہ۔۳۳، فتح۔۲۹، صف۔۱۰) پر دین اسلام کے باطل ادیان پر غلبے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔۔۔''هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُولَهٗ بِالْهُدَى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ'' (الصّف۔۱۰) وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کیساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو یہ ناگوار ہی گزرے۔

سورۃ الصّف کی آیت نمبر ۱۰ کے متعلق حضرت بانئے جماعتؑ اپنی کتاب براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں:۔۔۔''هُوَ الَّذِیْٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهِ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ (الصّف۔۱۰)۔یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔اور جس غلبۂ کاملہ دین اِسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُنکے ہاتھ سے دین اِسلام جمیع آفاق اور اَقطار میں پھیل جائے گا۔'' (روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ)

معزز اور انصاف پسند قارئین کرام۔۔۔سورۃ الصّف کی مذکورہ آیت کے بارے میں حضورؑ کے یہ خیالات براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت یعنی ۱۸۸۴ء میں تھے۔لیکن تریاق القلوب کی تالیف کے وقت یعنی ۱۸۹۹ء میں آپؑ اسی آیت کے متعلق پھر فرماتے ہیں:۔

'تخمیناً عرصہ بیس برس کا گزرا ہے کہ مجھ کو اس قرانی آیت کا الہام ہوا تھا۔اور وہ یہ ہے۔هُوَ الَّذِیْٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهِ۔اور مجھ کو اس الہام کے یہ معنی سمجھائے گئے تھے کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تا میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔اور اس جگہ یاد رہے کہ یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔سو جس قدر اَولیاء اور ابدال مجھ سے پہلے گزر گئے ہیں۔کسی نے اِن میں سے اپنے تئیں اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا۔اور نہ یہ دعویٰ کیا کہ اس آیت مذکورہ بالا کا مجھ کو اپنے حق میں الہام ہوا ہے۔لیکن جب میرا وقت آیا تو مجھ کو یہ الہام ہوا اور مجھ کو بتلایا گیا کہ اس آیت کا مصداق تو ہے اور تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دین اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ہوگی۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحات ۲۳۱ تا ۲۳۲۔حاشیہ)

اے احمدی بھائیو!!۔معترض تو حضرت مرزا صاحبؑ کو صرف مجدد، مہدی و مسیح موعود مانتا ہے لیکن خاکسار کا ایمان ہے کہ آپ ایک عظیم اُمتی نبی تھے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۱)۔۔۔''جَرِیُ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔'' (تذکرہ۔۲۹۶) خدا کا پہلوان نبیوں کے لباس میں۔۔

(۲)۔۔''جَرِیُ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْمُرْسَلِیْنَ۔'' (تذکرہ۔صفحہ ۱۹۸) خدا کا پہلوان رسولوں کے لباس میں۔

آپؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔ ؎ میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

میں معترض یعنی ظل سلطانی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعود اور مجدد اعظم کا یہ دعویٰ تھا کہ میری زندگی میں دین اسلام میرے ہاتھ پر دنیا میں غالب آئے گا۔

(۴) ظِل سلطانی صاحب۔اگر حضرت مرزا صاحبؑ کا کوئی مخالف آپ سے یہ سوال کرے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتاب تریاق القلوب (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحات ۲۳۱ تا ۲۳۲۔حاشیہ) میں لکھا تھا کہ۔''لیکن جب میرا وقت آیا تو مجھ کو یہ الہام ہوا اور مجھ کو بتلایا گیا کہ اس آیت (الصّف۔۱۰۔ناقل) کا مصداق تو ہے اور تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دین اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ہوگی۔''

کیا دین اسلام کا یہ غلبہ آپکے ہاتھوں آپکی زندگی میں ہوا تھا؟؟ آپ اس ضمن میں حضرت مرزا صاحبؑ کے مخالف کو کیا جواب دو گے؟؟؟ مجھ سے ملکوں کے نام پوچھنے سے پہلے اگر آپ میں کچھ غیرت ہے تو پھر پہلے آپ حضرت مرزا صاحبؑ کے مخالفین کا منہ بند کریں۔ بعدازاں مجھ پر بھی سوال کر لینا۔

ظِل سلطانی صاحب۔کیا آپ مجھے اور سامعین کو بتا سکتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی احمدیت کے نفوذ کے ذریعہ دنیا کے کس کس ملک پر دین اسلام غالب ہوا تھا؟ صرف ایک ملک کا نام بتا دیں؟؟ آپ تو دائرہ اسلام سے باہر نکل کر بیٹھے ہوئے ہیں۔مولوی محمد علی صاحب (جس کا فرزند اور خلیفہ ہونے کا آپ تماشہ کرتے پھر رہے ہیں) نے اپنی لاہوری جماعت کو مسلمانوں کے اندر رکھنے کیلئے حضرت احمد علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرنے کا ایک عظیم گناہ بھی کیا لیکن پھر بھی غیر احمدی مسلمانوں کی نظر میں اپنے آپ کو مسلمان بنانے کے اپنے مشن میں ناکام و نامراد رہا۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے قادیانیوں کیساتھ ساتھ لاہوریوں کے بھی غیر مسلم ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور یہ سب کچھ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کی کرتوتوں کا نتیجہ تھا؟؟؟ اِسکی تفصیل جاننے کیلئے آپ مضمون ۳۹ حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کا مقام و مرتبہ کے صفحات ۲۷ تا ۲۹ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ان دونوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کیلئے حضرت احمدؑ کی جماعت کو نہ صرف دولخت کیا بلکہ اِسے صراطِ مستقیم سے بھی بھٹکا دیا۔قیامت کے دن یہ دونوں مجرم اللہ تعالیٰ کے حضور بھی جواب دہ ہونگے اور حضرت مرزا صاحبؑ بھی اِن دونوں سے پوچھیں گے کہ تم دونوں نے میرے بعد میری جماعت کیساتھ کیا کیا تھا؟؟؟

(۵) جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بعض صحابیوں نے ۱۹۱۴ء میں ہی اپنی دنیاوی خواہشات کے حصول کے بدلے میں ''من تُرا حاجی بگویم تو مرا مُلّا بگو'' کے محاورہ کے مطابق ایک غیر تحریری اور خاموش سمجھوتہ (compromise) کے تحت مصلح موعود بنا دیا تھا۔ (نیوز نمبر ۵ کو پڑھیں)۔بعدازاں خلیفہ صاحب نے ۱۹۴۴ء میں ماشاءاللہ اپنے ہی مریدوں کے آگے اپنے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔قادیانی حضرات اب تک اِکہتر (۷۱) دفعہ یوم مصلح موعود منا چکے ہیں اور بشیر الدین محمود احمد صاحب سمیت اُسکے جانشینوں کو ایک سو سال تک جماعت احمدیہ کی قیادت کا موقعہ بھی ملا ہے۔ظِل سلطانی کو چاہئے کہ مجھ سے پہلے قادیانیوں سے پوچھیں کہ ایک صدی میں اُنکے مصلح موعود سے کس کس قوم نے برکت پائی ہے؟؟ اس سلسلہ میں بے شک جناب وسطی صاحب کا تعاون بھی حاصل کر لیں اور اُس سے پوچھ کر مجھے اور افراد جماعت احمدیہ کو ایک آدھ ملک کا نام بتا دیں؟؟

میرے دعویٰ کو تو ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں۔اور اِسکی مختصر تفصیل یہ ہے کہ وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں خاکسار کو اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا پتہ ملا تھا۔دس سال تک میں نے سوائے اپنے قریبی عزیزوں کے اس واقعہ کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔اسی طرح اپریل ۱۹۹۳ء سے لے کر اپنی وفات تک جناب خلیفہ رابع صاحب میرے دعوے موعود زکی غلام مسیح الزماں کو چھپا کر بیٹھے رہے۔جناب خلیفہ رابع صاحب کی وفات کے بعد یعنی وسط دسمبر ۲۰۰۳ء سے لے کر اب تک پبلک میں میرے دعویٰ کے اعلان کو گیارہ سال ہو گئے ہیں۔

دو جہانوں کے سردار ہمارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں ۱۲ سال تک مشرکین سے نبرآزما رہے اور اس دور میں بچے، مرد و زن

اور بوڑھوں کو ملا کر مومنین کی کل تعداد ایک سو پچیس سے ایک سو پچاس تک تھی۔ اور آپ میری دیار غیر میں گیارہ سالہ جدو جہد کے نتیجہ میں مجھ سے قوموں کے نام پوچھتے پھر رہے ہو۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟؟ ہوسکتا ہے ظل صاحب کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بھی مکہ کے کسی بد بخت مشرک نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا ہو کہ اے محمد (ﷺ)! بارہ سال میں آپ نے کس کس ملک میں اپنا دین اسلام پھیلایا ہے اور کس کس قوم نے آپ سے برکت پائی ہے وغیرہ وغیرہ ؟؟

آپ سب کو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو ۲۰۲۸ء تک زندگی کی بشارت بخشی ہوئی ہے۔ میں آپ جیسے معترضین سے صدیوں کا وقت نہیں مانگ رہا۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ مجھے کم از کم ۲۰۲۸ء تک تو وقت ملنا چاہئے۔ آپ صبر کریں۔ اگر آپ ۲۰۲۸ء تک زندہ رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ اِس عاجز کے ذریعہ دنیا کی قوموں کو برکت پاتے اور مظلوم اَسیروں کو رُستگاری پاتے ہوئے ضرور دیکھیں گے۔ ؎

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے　　تیری اِک روز اے گستاخ! شامت آنے والی ہے

ظِل سلطانی صاحب۔ خاکسار ناصر احمد سلطانی نہیں ہے جس کے آپ ظل بنے پھرتے تھے۔ کہاں ہے آج آپ کا مجدد؟؟ آج تم خود اُس کاذب پر لعنتیں بھیجتے پھر رہے ہو۔ آپ مجھ سے سوال کرنے کی بجائے پہلے مجھے اور دوسرے لوگوں کو اپنی بصیرت اور اپنی قیافہ شناسی کا حال بتائیں۔ آپکی بصیرت (جو کہ دراصل آپکی جہالت تھی) اور آپکی قیافہ شناسی کا تو یہ حال ہے کہ اِسکی وجہ سے تو آپ ایک کاذب کے جھوٹے دعویٰ کو مان کر نہ صرف خود گمراہ ہوئے ہیں بلکہ اپنی ساری فیملی کو بھی گمراہ کیا تھا؟؟ پہلے اپنے منہ پر سے یہ جھوٹ کی کالک اُتار لیں۔ بعد ازاں مجھ سے سوال کرنا۔ انصاف پسند قارئین کرام کو ظل سلطانی کے حسد اور تعصب پر مبنی اعتراضوں کی حقیقت کا اب علم ہو گیا ہوگا۔ اِسکی باقی ماندہ ٹامک ٹوئیوں کی بھی یہی حقیقت ہے۔ آخر پر میں آپ سب لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر میرے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) اور موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کے دعاوی نفسانی اور جھوٹے ہیں تو پھر میرے مٹانے کیلئے تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کافی ہے جس کے نام پر قادیانیوں اور لاہوریوں کے بقول میں نعوذ باللہ من ذالک یہ جھوٹ بول رہا ہوں۔ اس سلسلہ میں آپ لوگوں کو تگ و دو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن اگر میں سچا ہوں جس کا مجھے حق الیقین ہے تو پھر تم سب میرے پر حملے کرنے کی بجائے اپنی فکر کرو کہ میدان محشر میں تمہارا کیا بنے گا؟؟ اور تم سب اللہ تعالیٰ کے حضور اس عاجز کے انکار کی کیا دلیل پیش کرو گے؟؟ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۱۲ر جنوری ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆☆☆